Lesson 22. Al-Baqarah (Ayaat 177 - 182): Day 77

سُوْرَةُ الْبَقَرَة کی تفسیر

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ

لَيْسَ	الْبِرَّ	اَنْ	تُوَلُّوْا	وُجُوْهَكُمْ	قِبَلَ
نہیں ہے	بھلائی	یہ کہ	پھیرو تم	منہ اپنے کو	طرف

نیکی یہی نہیں کہ تم

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

الْمَشْرِقِ	وَالْمَغْرِبِ	وَلٰكِنَّ	الْبِرَّ	مَنْ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ	الْاٰخِرِ
مشرق کے	اور مغرب کے	اور لیکن	بھلائی	اس کو ہے جو	ایمان لایا	ساتھ اللہ کے	اور دن	آخرت کے

مشرق و مغرب (کو قبلہ سمجھ کر ان) کی طرف منہ کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ پر اور یوم آخرت پر

وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى

وَالْمَلٰٓئِكَةِ	وَالْكِتٰبِ	وَالنَّبِيّٖنَ	وَ	اٰتَى	الْمَالَ	عَلٰى	حُبِّهٖ	ذَوِي الْقُرْبٰى
اور فرشتوں کے	اور کتاب کے	اور پیغمبروں کے	اور	دیا	مال	اوپر	محبت اس کی کے	قرابت والوں کو

اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں۔ اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ

وَ	الْيَتٰمٰى	وَ	الْمَسٰكِيْنَ	وَ	ابْنَ السَّبِيْلِ	وَالسَّآئِلِيْنَ	وَ	فِي	الرِّقَابِ
اور	یتیموں کو	اور	محتاجوں کو	اور	مسافروں کو	اور سوال کرنے والوں کو	اور	بیچ	چھڑانے گردنوں کے

اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں (کے چھڑانے) میں (خرچ کریں)

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ

وَ	اَقَامَ	الصَّلٰوةَ	وَاٰتَى	الزَّكٰوةَ	وَ	الْمُوْفُوْنَ	بِعَهْدِهِمْ	اِذَا	عٰهَدُوْا
اور	قائم کیا	نماز کو	اور دیا	زکوٰۃ کو	اور	پورا کرنے والے	ساتھ عہد اپنے کے	جب	عہد کریں وہ

اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جب عہد کرلیں تو اس کو پورا کریں

وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ

وَالصّٰبِرِيْنَ	فِي	الْبَاْسَآءِ	وَالضَّرَّآءِ	وَ	حِيْنَ	الْبَاْسِ	اُولٰٓئِكَ
اور صبر کرنے والے	بیچ	فقر کے	اور بیماری کے	اور	وقت	لڑائی کے	یہ لوگ ہیں

اور سختی اور تکلیف میں اور (معرکۂ) کارزار کے وقت ثابت قدم رہیں۔ یہی لوگ ہیں جو

الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (١٧٧) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

الَّذِيْنَ	صَدَقُوْا	وَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُتَّقُوْنَ	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
جنہوں نے	سچ کہا	اور یہ لوگ	وہ ہیں	پرہیزگار	اے لوگو	جو	ایمان لائے ہو

(ایمان میں) سچے ہیں اور یہی ہیں جو (اللہ سے) ڈرنے والے ہیں (١٧٧) مومنو! تم کو مقتولوں کے بارے میں

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ

كُتِبَ	عَلَيْكُمُ	الْقِصَاصُ	فِي	الْقَتْلٰى	اَلْحُرُّ	بِالْحُرِّ	وَ	الْعَبْدُ	بِالْعَبْدِ
لکھا گیا ہے	اوپر تمہارے	برابری کرنا	بیچ	مارے گیوں کے	آزاد	بدلے آزاد کے	اور	غلام	بدلے غلام کے

قصاص (یعنی خون کے بدلے خون) کا حکم دیا جاتا ہے (اس طرح پر کہ) آزاد کے بدلے آزاد (مارا جائے) اور غلام کے بدلے غلام

وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ

وَالْاُنْثٰى	بِالْاُنْثٰى	فَمَنْ	عُفِيَ	لَهٗ	مِنْ اَخِيْهِ	شَيْءٌ	فَاتِّبَاعٌ
اور عورت	بدلے عورت کے	پس جو کوئی	معاف کیا جائے	واسطے اسکے	بھائی اس کے سے	کچھ	پس پیروی کرنا ہے

اور عورت کے بدلے عورت۔ اور اگر قاتل کو اس کے (مقتول) بھائی (کے قصاص میں) سے کچھ معاف کر دیا جائے تو (وارث مقتول کو)

بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	اَدَآءٌ	اِلَيْهِ	بِاِحْسَانٍ	ذٰلِكَ	تَخْفِيْفٌ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ
ساتھ اچھی طرح کے	اور	ادا کرنا	طرف اس کے	ساتھ احسان کے	یہ	آسانی ہے	طرف سے	تمہارے پروردگار کی

پسندیدہ طریق سے (قرارداد کی) پیروی (یعنی مطالبہ خون بہا) کرنا اور (قاتل کو) خوش خوئی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔ یہ پروردگار کی طرف

وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (١٧٨) وَلَكُمْ فِي

وَ	رَحْمَةٌ	فَمَنِ	اعْتَدٰى	بَعْدَ	ذٰلِكَ	فَلَهٗ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ	وَ	لَكُمْ	فِي
اور	رحمت ہے	پس جو کوئی	زیادتی کرے	پیچھے	اس کے	پس واسطے اسکے	عذاب ہے	درد دینے والا	اور	واسطے تمہارے	بیچ

سے تمہارے لیے آسانی اور مہربانی ہے۔ جو اس کے بعد زیادتی کرے اس کے لیے دکھ کا عذاب ہے (١٧٨) اور اے اہل عقل

الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (۱۷۹) كُتِبَ عَلَیْكُمْ

الْقِصَاصِ	حَیٰوةٌ	یّٰاُولِی الْاَلْبَابِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ	كُتِبَ	عَلَیْكُمْ
برابری کے	زندگی ہے	اے عقل والو	تاکہ تم	بچو	لکھا گیا ہے	اوپر تمہارے

(حکم) قصاص میں (تمہاری) زندگانی ہے کہ تم (قتل وخوں ریزی سے) بچو (۱۷۹) تم پر فرض کیا جاتا ہے

اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَیْرَا ۚۖ الْوَصِیَّةُ

اِذَا	حَضَرَ	اَحَدَكُمُ	الْمَوْتُ	اِنْ	تَرَكَ	خَیْرَا	الْوَصِیَّةُ
جس وقت	حاضر ہو	تمہارے کسی ایک کی	موت	اگر	چھوڑ جائے	مال	وصیت کرنا

کہ جب تم میں سے کسی کو موت کا وقت آجائے تو اگر وہ کچھ مال چھوڑ جانے والا ہو تو

لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ (۱۸۰) ؕ فَمَنْۢ

لِلْوَالِدَیْنِ	وَ	الْاَقْرَبِیْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	حَقًّا	عَلَی	الْمُتَّقِیْنَ	فَمَنْۢ
واسطے ماں باپ کے	اور	قرابت والوں کے	ساتھ اچھی طرح کے	حق ہوا	اوپر	پرہیزگاروں کے	پس جو کوئی

ماں باپ اور رشتہ داروں کے لیے دستور کے مطابق وصیت کر جائے۔ (اللہ سے) ڈرنے والوں پر یہ ایک حق ہے (۱۸۰) جو شخص

بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَی الَّذِیْنَ یُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

بَدَّلَهٗ	بَعْدَ	مَا	سَمِعَهٗ	فَاِنَّمَآ	اِثْمُهٗ	عَلَی	الَّذِیْنَ	یُبَدِّلُوْنَهٗ	اِنَّ	اللّٰهَ
بدل ڈالے اسکو	پیچھے	اس کے کہ	سنا اس کو	پس سوائے اسکے نہیں کہ	گناہ اس کا	اوپر	ان لوگوں کے ہے جو	بدل ڈالتے ہیں	بیشک	اللہ

وصیت کو سننے کے بعد بدل ڈالے تو اُس (کے بدلنے) کا گناہ انہیں لوگوں پر ہے جو اس کو بدلیں۔ بیشک اللہ

سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (۱۸۱) ؕ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ

سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ	فَمَنْ	خَافَ	مِنْ	مُّوْصٍ	جَنَفًا	اَوْ	اِثْمًا	فَاَصْلَحَ
سننے والا	جاننے والا ہے	پس جو کوئی	ڈرے	سے	وصیت کرنے والے	کجی کو	یا	گناہ کو	پس اصلاح کردے

سنتا جانتا ہے (۱۸۱) اگر کسی کو وصیت کرنے والے کی طرف سے (کسی وارث کی) طرفداری یا حق تلفی کا اندیشہ ہو تو اگر وہ (وصیت کو بدل کر)

بَیْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۱۸۲) ع

بَیْنَهُمْ	فَلَآ	اِثْمَ	عَلَیْهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ
درمیان انکے	پس نہیں	گناہ	اوپر اس کے	بےشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان ہے

وارثوں میں صلح کرا دے تو اُس پر کچھ گناہ نہیں۔ بیشک اللہ بخشنے والا (اور) رحم والا ہے (۱۸۲)

آج کے سبق کو شروع کرتے وقت کچھ خاص باتیں ترتیب سے آرہی ہیں۔ پچھلی کچھ آیات میں اللہ سے تعارف ہُوا۔ توحید کا پیغام پھر اللہ کی پہچان۔ پھر اللہ سے محبت کے تقاضے اور پھر حلال و حرام کی بات ہوئی۔ آج کے سبق سے ایسا لگتا ہے کہ اسلام کا پیغام مکمل ہو جاتا ہے۔ یہاں سے ہمیں نبی پاکؐ کا زمانہ یاد آتا ہے کہ لوگ اللہ کی رسولؐ سے اسلام کا پوچھتے۔ آپ اللہ کا پیغام دیتے اور بات کیوں کہ سچّی اور سیدھی ہوتی تو وہ فوراً اسلام قبول کر کے گھر جاتے۔ لوگ اپنے قبیلے اور خاندان والوں کو جمع کرتے ۔ اسلام کا پیغام دیتے تو سارا خاندان اور بعض اوقات سارا قبیلہ مسلمان ہو جاتا ہے۔

آج کی آیات کو غور سے پڑھیں۔ ہمیں اسلام کا مکمل اور جامع پیغام مل رہا ہے۔ یوں سمجھے کہ اگر آپ نے کسی کو اسلام پیش کرنا ہو توحید اور اللہ کی پہچان کے بعد یہ پیغام دینگے۔

آج کے سبق کا خلاصہ۔ اسلام کیسے شروع ہوتا ہے۔ نبی پاکؐ کے دور میں قبلے کی تبدیلی کے فوراً بعد کی آیات ہیں۔ کہ لوگوں کا روّیہ کیسا تھا۔

لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةِ وَالۡكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ

نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق یا مغرب کو (قبلہ سمجھ کر ان) کی طرف منہ کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ خدا پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور (خدا کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں۔

عربی زبان میں لا کے معنی ہیں نہیں اور لیسَ کے معنی ہیں صرف یہی نہیں۔ کہ تم نے دین کے نام پر جھگڑے شروع کر دیۓ ہیں نیکی صرف یہی نہیں کہ اپنا منہ مشرق کی طرف کر دو یا مغرب کی طرف۔

کہ نیکی بحثوں میں پڑنے کا نام نہیں ہے بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے۔

نمبر 1: اگر کسی کو نیک بنناہے، اللہ کا پیارا بنناہے۔ تو اللہ پر ایمان لائیں۔ اللہ کی بات ماننی ہے۔ اللہ کی معرفت حاصل کرنی ہے۔ اللہ سے محبت کریں۔

نمبر 2: آخرت پر ایمان لائیں۔ اس پر سب ایمان لاتے ہیں مرنے کے بعد جب انسان قبر میں جاتا ہے تو اس کو یہ دکھادیا جاتا کہ اس کے اعمال کی بناء پر وہ جنّتی ہے یا جہنمی۔ اور ایک خاص وقت تک وہ قبر میں رہتاہے۔ انسان کا جسم قبر میں ہوتا ہے لیکن روح اللہ کے پاس ہوتی ہے۔ نیک روح ہے تو ساتوں آسمان تک کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ عزّت دی جاتی ہے اور جنّت کی سیر کروائی جاتی ہے۔ جب تک اس کا کفن دفن ہو جاتا ہے۔ اگر دنیا میں اچھے کام کرتا تھا تو اس کے ساتھ اچھا معاملہ ہوتا ہے اور اگر بُرے اعمال تھے تو بُرا سلوک ہوتا ہے۔ اس کو جنّت اور جہنم دکھائے جاتے ہیں۔ پھر واپس اس کو تھوڑی دیر کے لئے قبر میں زندہ کر دیا جاتا ہے۔ پھر وہاں منکر اور نکیر اس کا ٹیسٹ لینے آتے ہیں۔ انسان کی روح کے ساتھ اس کے اعمال کے مطابق معاملہ کیا جاتا ہے۔

قبر میں حساب کتاب ہوتا ہے۔ تین سوال پوچھے جاتے ہیں۔ مَن رَبُّكَ؟ جس بندے نے اللہ کی اطاعت میں زندگی گزاری ہوتی ہے وہ تو کہتا ہے میرا ربّ اللہ ہے۔ ربّ اس کو یاد رہے گا جس نے اللہ کو ایک مانا اور اس کو دنیا میں یاد کرتا رہا۔

دوسرا سوال ہوگا مَن رَسُولُكَ؟ رسول کون تھے؟ کیا ان کی اطاعت اور پیروی کی تھی؟ ہمارے امام، رسول، لیڈر اور پیر اللہ کے رسول نبی پاک محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ہیں۔

نہ فرقہ پوچھا جائے گا نہ کسی اور بزرگ سے تعلق کا کچھ پوچھا جائے گا۔

تیسرا سوال: مَا دِينكَ؟ کیا اللہ کے دین پر عمل کیا تھا۔ اگر تو ہم اسلام کو مکمل دین سمجھ کر اس کے مطابق زندگی گزاریں گے تو کامیاب ہیں۔

اگر تو تینوں سوالوں کے صحیح جواب دے ئے تو حدیثؐ میں آتا ہے کہ آسمان سے آواز آتی ہے کہ ایسے آرام اور سکون سے سوجاؤ جیسے دلہن سوتی ہے۔ فرمایا جاتا ہے کہ یہ انسان بہت محنتیں کر کے آیا ہے اب اسے آرام کرنے دو۔ اس انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ جلدی سے قیامت آئے اور وہ جنّت حاصل کرلے جو دیکھ کر آیا ہے۔ اس کی قبر میں جنّت کی ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ نیک کی روح خیر میں ہوتی ہے۔

جس انسان نے اپنی مرضی سے زندگی گزاری ہوتی ہے یا دوسروں کو خوش کرتا رہتا ہے۔ اللہ اور رسول کی اطاعت نہیں کی ہوتی اس کو جہنم دکھادی جاتی ہے۔ اس کا عذاب قبر سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی خواہش ہوتی ہے کہ قیامت کبھی نہ آئے۔

سب کی روحیں اپنی اپنی جگہ پہنچ جاتی ہیں۔ یہ دنیا اللہ نے ایک مقصد سے بنائی، جب وہ مقصد پورا ہو جائے گا تو ایک بڑا دھماکہ ہو گا اور قیامت آجائے گی۔ انسانیت کی موت واقع ہو جائے گی۔

سب انسان دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ وہ اسی حالت میں اُٹھائے جائیں گے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے۔ روزِ محشر سب اللہ کے سامنے پیش ہونگے۔

سب سے پانچ سوال پوچھے جائیں گے۔

1. عمر کہاں گزاری
2. جوانی کیسے گزاری
3. مال کے بارے میں سوال ہو گا، کیسے کمایا
4. کہاں خرچ کیا
5. جو علم حاصل کیا اس پر عمل کتنا کیا

حدیثؐ میں ہے کہ ان پانچ سوالوں کا جواب دیے بغیر کسی کو میدانِ محشر سے جانے نہیں دیا جائے گا۔

اسلام کا یہ عقیدہ ہے۔ نیکی اور بدی کا حساب کتاب ہو گا۔ جس کی نیکیوں کا وزن زیادہ ہو گا وہ جنّت میں جائے گا اور جس کے گناہوں کا وزن بھاری ہو گا وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

لوگوں نے اس عقیدے میں اپنی مرضی سے تبدیلیاں کر لی ہیں کہ ہم بخشے جائیں گے فلاں آ کر مجھے بچا لے گا۔ فلاں میری سفارش کر دے گا۔ کل بنی اسرائیل نے یہ کہا تھا، آج کچھ مسلمان بھی یہی کہتے ہیں۔ قیامت اور روزِ آخرت پر ایمان لانا ہے اور اس طرح ایمان لانا ہے جیسے قرآن و حدیثؐ سے ہمیں پتا چلتا ہے۔ اپنی مرضی سے نہیں۔

نمبر 3: پھر ہے فرشتوں پر ایمان لانا۔ فرشتے اللہ کی مخلوق ہیں۔ یہ بندوں کے مددگار ہیں۔ ہمیں نظر نہیں آتے۔ نور سے بنے ہیں۔ انسان مٹی سے بنا ہے۔ شیطان آگ سے بنا ہے۔ فرشتے اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ مختلف فرشتے مختلف کام کرتے ہیں۔ اللہ نے ان کی ڈیوٹیاں لگائی ہوئی ہیں۔ فرشتوں کا حساب کتاب نہیں ہے کیونکہ وہ اللہ کے حکم کے پابند ہیں۔ فرشتے کے ذریعے ہی اللہ کا کلام نبیوںؑ پر نازل کیا گیا ہے۔ فرشتے کے ذریعے ہی قرآن نبی پاکؐ پر نازل ہُوا۔

نمبر 4: کتاب پر ایمان لانا بھی لازم ہے: قرآن کو اللہ کا کلام سمجھ کر اس پر ایمان لانا۔ ابراہیمؑ، داؤدؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ پر نازل کی گئی کتابیں اور صحیفے۔ سب پر ایمان لانا لازمی ہے۔ یہاں الکتاب فرمایا گیا ہے ہر کتاب نہیں خاص کتاب۔ اللہ کی طرف نازل کی گئی کتاب۔ الہامی کتاب پر ایمان لانا لازمی ہے۔ کوئی تبدیل شدہ اور تحریف شدہ کتاب پر نہیں۔

نمبر 5: نبیوںؑ اور پیغمبروںؑ پر ایمان: نبیؑ انسان ہوتے ہیں، مٹی سے بنے ہوتے ہیں۔ نبیوںؑ کے اندر بھی وہی روح، دل اور انسانی تقاضے ہوتے ہیں۔ لیکن نبیؑ خطاؤں سے پاک کر دئے جاتے ہیں۔ نبیوںؑ سے خطائیں ہوئیں لیکن وہ نبوّت سے پہلے کی تھیں۔ آپ قران میں پڑھیں گے جیسے موسیٰؑ غلطی سے قتل ہو گیا۔ آدمؑ سے اللہ کی نافرمانی ہو گئی۔

بڑے سے بڑے گناہ کرنے والے بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ توبہ کر لیں اور نیک اعمال کرنے لگیں۔ اللہ ہمیں قران کا علم عطا فرما دے گا۔ اللہ معاف کر دے گا۔

نبیؑ ایک رول ماڈل ہوتے ہیں۔ اُمّت کے لئے مثال ہوتے ہیں۔ ایک معیار ہوتے ہیں۔ اسوہ حسنہ ہوتے ہیں۔ دین کتنا ہے کیسا ہے۔ نبیؑ آپ کو بتاتے ہیں۔ آپ کے سامنے ایک نمونہ ہوتا ہے۔ اگر ہمارا عمل نبیؑ کے حکم کے مطابق ہو گا تو پھر ہی قبول ہو گا۔

ایک ہوتا ہے نیک کام اور ایک ہوتا ہے اچھا کام۔ جو کام نبیؐ کی سنّت کے مطابق ہو گا وہی قبول ہو گا۔ ورنہ اپنی مرضی سے جو بھی کرینگے وہ نبیؐ کی سنّت کے مطابق نہیں ہو گا تو قبول نہیں کیا جائے گا۔

نمبر 6: مال سے محبت کے باوجود اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کریں۔

وَاٰتَى الۡمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِۙ وَالسَّآٮِٕلِيۡنَ وَفِى الرِّقَابِ۔۔۔ اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں (کے چھڑانے) میں (خرچ کریں)۔

مال سے بندے کو پیار ہوتا ہے۔ذَوِی الۡقُرۡبٰی اس کے باوجود رشتے داروں کو بھی دو۔ خاندان والوں پر خرچ کرو۔ اپنی ذات کے علاوہ دوسروں پر بھی خرچ کرو۔وَالۡيَتٰمٰى اللہ نے ہمیں اس لئے مال دیا کہ یتیموں کو بھی دیں۔ غربت کی وجہ سے جن کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ اور ہمیں ان لوگوں پر خرچ کرنے کی دعوت دی جارہی ہے جہاں سے واپسی کی اُمید نہ ہو۔وَالۡمَسٰكِيۡنَ مسکین، سکن سے ہے رُک جانا۔ مسکین وہ جو لگتا ہے رُک گئے ہیں۔ جو غربت چھپاتے ہیں۔ سفید پوش لوگ۔ اُن کی مدد کریں۔ یہ عظیم جُرم ہے کہ ایک ہی سوسائٹی میں کچھ لوگ تو کھانا ضائع کریں اور کچھ بھوکے سوئیں۔

وَابۡنَ السَّبِيۡلِۙ راستے کا بیٹا۔ جو بہت سفر کریں۔ مسافر۔ سفر میں کچھ نقصان ہو جائے تو ان کی مدد کریں۔ کوئی راستے بھٹک جائیں تو مدد کریں۔ رقم کی ضرورت ہو تو دے دیں۔

وَالسَّآٮِٕلِيۡنَ مدد کے لئے ہاتھ پھیلانے والے۔ مجبور ہوں تو ان کی مدد کریں۔ اگر بھکاری اور مانگنے والے ہوں تو ان کی مدد کریں کہ انھیں نوکری پر لگوادیں یا کوئی ہنر سکھادیں یا کوئی کاروبار میں مدد کر دیں۔ نبی پاکؐ نے کسی کو لکڑی کاٹ کر بیچنے کا انتظام کر دیا تا کہ ہاتھ نہ پھیلائے۔

فِي الرِّقَابِ۔ گردنوں کے چھڑانے کے لئے۔یعنی غلام کو آزاد کروادیں۔ اسلام نے خوبصورت طریقے سے غلامی ختم کردی۔ غلاموں کو آزاد کروانے کا حکم دیا۔ آج تو غلام نہیں ہیں تو کیا کریں؟ جیلوں میں بے گناہوں کو آزاد کروادیں۔ سیاسی بے گناہ جیلوں میں بند ہیں۔اُن کی مدد کردیں۔